بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا — رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

Multan Cant.

جلد ۳ | ۲۷ ماہ تبوک ۱۳۲۱ ہش | ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ | ۲۷ ماہ ستمبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۲۶

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ ماہ تبوک ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو پیچش کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

آج خطبہ جمعہ میں حضور نے رمضان المبارک کے مہینہ میں اُن مبلغین کے لئے بالخصوص دعائیں مانگنے کا ارشاد فرمایا۔ جو مختلف ممالک میں اعلاء کلمۃ اسلام کے لئے گئے ہوئے ہیں

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو ضعف کی شکایت ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائی جائے:۔

حضرت پیر منظور محمد صاحب کی طبیعت اب خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۱۵۔ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ

ہندو مسلم اتحاد قائم کرنے والی بہترین تجویز

تعلیم اسلام سے ناواقف مسلمانوں سے نقصان پہنچنے کا خطرہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کارناموں میں سے ایک بہت بڑا کارنامہ یہ بھی ہے۔ کہ آپ نے ہندو مسلمانوں میں اتحاد پیدا کرنے اور ان کے تعلقات خوشگوار بنانے کے لئے ایک ایسی بنیاد رکھی جس کی اہمیت اور ضرورت کا اعتراف ہر سمجھ و عقل رکھنے والے انسان کو ہے۔ اور پھر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اس پر جو استحاد کی عظیم الشان عمارت تعمیر فرما رہے ہیں۔ اور جو روز بروز مضبوط اور بلند ہوتی جا رہی ہے۔ اس کے خوش کن نتائج اور دُور رس فوائد کا اقرار ہندوستان کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک کے اعلےٰ پایہ کے ہندو مسلمان لیڈر بارہا کر چکے ہیں :۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہندو مسلم اتحاد کے لئے جو بنیاد رکھی۔ وُہ یہ ہے کہ مسلمان ہندوؤں کے ان پیشواؤں کی جنہیں وُہ اپنے مذاہب کے بانی سمجھتے ہیں۔ پوری پوری تعظیم و تکریم کریں۔ کیونکہ وُہ بھی خدا تعالےٰ کی طرف سے دُنیا کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے مبعُوث کئے گئے تھے۔ اسی طرح ہندو صاحبان رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا تعالےٰ کا راست باز یقین کریں۔ اور آپ کی بلند شان کا صدق دِل سے اعتراف کریں۔ چنانچہ آپ اپنی سب سے آخری تصنیف "پیغام صلح" میں جو ہندو مسلمانوں میں اتحاد پیدا کرنے کی خاطر تصنیف فرمائی۔ تحریر فرماتے ہیں:۔

"اگر اس قسم کی صلح نامہ کے لئے ہندو صاحبان اور آریہ صاحبان تیار ہوں۔ کہ وُہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کا سچا نبی مان لیں۔ اور آئندہ توہین اور تکذیب چھوڑ دیں۔ تو میں سب سے پہلے اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے پر تیار ہوں۔ کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق اور اس کے رشیوں کا تعظیم و محبت سے نام لیں گے"

اس بنیاد پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو عمارت تعمیر فرمائی۔ وُہ یہ ہے۔ کہ آپ نے رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کرنے کے متعلق ہر سال ایک مقررہ تاریخ پر جلسے منعقد کرنے کا انتظام فرمایا اور ان جلسوں کے لئے ضروری قرار دیا۔ کہ دُوسرے مذاہب کے اہل علم اور خوش بیند اصحاب سے بھی سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق تقریریں کرائی جائیں اور غیر مسلم اصحاب کو ان جلسوں میں شریک ہونے کے لئے خاص طور پر دعوت دی جائے۔ چنانچہ کئی سال سے متواتر اس قسم کے جلسے نہ صرف ہندوستان کے طول و عرض میں بلکہ بیرونی ممالک میں بھی جہاں احمدی جماعتیں پائی جاتی ہیں۔ منعقد کئے جاتے ہیں جن میں اعلےٰ طبقہ کے غیر مسلم اصحاب نہایت اچھی تقریریں کرتے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات کے متعلق خراج عقیدت ادا کرتے ہیں۔ اور سامعین میں بھی غیر مسلم موجود ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی حضور کا یہ بھی ارشاد ہے۔ کہ دیگر مذاہب کے لوگ اگر اپنے اپنے مذاہب کے بانیوں کی بزرگی کے جلسے کریں۔ تو جماعت احمدیہ کے افراد کو نہ صرف ان میں شریک ہونا چاہیئے۔ بلکہ اظہار عقیدت بھی کرنا چاہیئے :۔

خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی یہ تحریک اس قدر مقبول ہو رہی ہے۔ کہ ایک طرف تو عام مسلمان بھی اس قسم کے جلسے منعقد کرنے لگ گئے ہیں۔ جن میں غیر مسلموں کو مدعو کر کے تقریریں کراتے ہیں دوسری طرف ہندو بھی اپنے پیشواؤں کے متعلق اس رنگ کے جلسوں کو مفید اور ضروری سمجھ کر ان کے انعقاد کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ اخبار "پربھات" (۱۰ ستمبر) نے جہاں ان جلسوں کے متعلق یہ لکھا ہے۔ کہ:۔

"اس سے مختلف فرقوں کے تعلقات خوشگوار ہوتے ہیں"

اور اس طرح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ان جلسوں کے متعلق تحریک کے مفید نتائج کا اعلان کیا ہے۔ وہاں یہ بھی لکھا ہے کہ اس قسم کا ایک جلسہ سری نگر میں ہندوؤں نے کیا جس میں مسلمانوں نے بھی تقریریں کیں۔" اس واقعہ پر ایک مسلم لیگی اخبار بہت سٹ پٹایا ہے۔ شیخ عبداللہ اور بخشی غلام محمد کی تقریروں کو اسلام کش قرار دیتا ہوا لکھتا ہے:۔ "کیا جانئے۔ بے خودی میں کیا بول بول گئے۔ آپ اپنے خدا اپنے مذہب اور رحمۃ للعالمین سے اس قدر غیر متعلق ہو گئے۔ کہ فخراً کرشن جی کو بھگوان کرشن جی مہاراج ان کے پیغام کو بہترین پیغام اور ان کی ذات کو بہترین انقلابی رہنما کے نام سے پکارا۔ خصوصاً یہ جملہ کہ جو پیغام بھگوان کرشن جی دُنیا میں لائے۔ آج تک کوئی راہنما نہ لا سکا" کوئی پوچھے کہ سری کرشن جی کو اگر کوئی مسلمان بھگوان کرشن کہدے تو اس سے اسلام کی توہین کیسے ہو گئی"

اس کے متعلق ہماری گزارش یہ ہے۔ کہ مذکورہ بالا فقرات میں اگر ایک دو باتیں ایسی کہہ دی گئی ہیں جو یا تو انتہائی بے احتیاطی کی مظہر ہیں یا اس امر کا ثبوت کہ تقریر کرنے والے اسلامی تعلیم سے بالکل کورے ہیں

مثلاً شری کرشن جی کو بھگوان کرشن جی کہنے کا یہ مطلب ہے۔ کہ انہیں خدا قرار دے دیا گیا۔ وہ خدا تعالےٰ کے ایک پاکباز اور مقرب بندے تھے۔ اور تعلیم اسلام سے معمولی سی واقفیت رکھنے والا کوئی شخص کسی انسان کو خدا نہیں قرار دے سکتا۔ کیونکہ اسلام نے اس قسم کے عقیدہ کی سخت مذمت کی ہے اسی طرح یہ کہنا بھی درست نہیں۔ کہ "جو پیغام بھگوان کرشن جی دنیا میں لائے۔ آج تک کوئی راہ نما نہ لا سکا" کیونکہ یہ صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت ہے۔ اور جو شخص کسی اور ہستی کی طرف یہ بات منسوب کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو اسلام سے بالکل ناواقف ثابت کرتا اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تحقیر کرتا ہے۔ ان حالات میں "مسلم لیگی اخبار" نے جو کچھ لکھا۔ درست ہے۔ شری کرشن جی کے متعلق اس قسم کی خلاف اسلام باتیں کہنے کی بجائے ان کی تعریف و توصیف میں اور بہت کچھ کہا جا سکتا ہے وہ خدا تعالےٰ کے نبی تھے۔ ایسے ہی نبی جیسے اور بہت سے گزر چکے ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان تمام نبیوں کے سردار اور آقا ہیں۔ مسلمان بے شک ہندوؤں کے اس قسم کے جلسوں میں تقریریں کریں۔ اور ضرور کریں۔ لیکن کوئی بات مونہہ سے ایسی نہ نکالیں جو اسلام کے خلاف ہو۔ اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ ایسے لوگ پہلے خود اسلام کی حقیقی تعلیم سے واقف ہوں۔ ہندو صاحبان کو بھی چاہیئے۔ کہ اپنے جلسوں میں ایسے مسلمانوں سے تقریریں کرائیں۔ جو اسلام کے متعلق صحیح واقفیت رکھتے ہوں۔ ورنہ اوٹ پٹانگ تقریریں کرنے والے مقرر سمجھدار مسلمانوں کو ایسے جلسوں میں شریک ہونے سے باز رکھنے کا موجب بن جائیں گے۔ اور بجائے ہندو مسلمانوں میں خوشگوار تعلقات پیدا ہونے کے منافرت بڑھ جائے گی۔ اور اس طرح اس نہایت مفید تحریک کو سخت نقصان پہونچنے کا خطرہ ہے۔ وہ مسلمان جنہیں اس قسم کے ہندوؤں کے جلسوں میں شمولیت کا موقعہ ملے۔ انہیں چاہیئے تو یہ کہ حضرت کرشن کے متعلق صحیح تعلیم پیش کر کے احسن پیرایہ میں غلط عقائد کی اصلاح کرنے کی کوشش کریں۔ نہ کہ خود بھی ان کے ایسے عقائد اختیار کر لیں جو اسلام کی تعلیم کے سراسر خلاف ہیں اور اس طرح ان جلسوں کو ناکام بنانے کے جرم کے مرتکب ہوں:

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بیعت کے بعد اعمال میں تغیر پیدا کرنا چاہیئے

۶ مارچ ۱۹۰۴ء کو بعض اصحاب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ بیعت کے بعد حضور نے انہیں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔

"تم لوگوں نے اس وقت جو بیعت کی ہے۔ اس کا زبان سے کہہ دینا اور اقرار کر لینا تو بہت ہی آسان ہے۔ مگر اس اقرار کا نباہنا اور اس پر عمل کرنا بہت ہی مشکل ہے۔ کیونکہ نفس اور شیطان انسان کو دین سے لاپروا بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور یہ دنیا اور اس کے فوائد کو آسان اور قریب دکھلاتے ہیں۔ لیکن قیامت کے معاملہ کو دور دکھاتا ہے۔ جس سے انسان سخت دل ہو جاتا ہے۔ اور پچھلا حال پہلے سے بدتر بن جاتا ہے۔ اس لئے یہ بہت ہی ضروری امر ہے۔ کہ اگر خدا تعالےٰ کو راضی کرنا ہے تو جہاں تک کوشش ہو سکے ساری ہمت اور توجہ سے اس اقرار کو نباہنا چاہیئے۔ اور گناہوں سے بچنے کے لئے کوشش کرتے رہو۔ گناہ کیا چیز ہے اللہ تعالےٰ کے خلاف مرضی کرنا۔ اور ان ہدایتوں کو جو اس نے اپنے پیغمبروں خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی معرفت دی ہیں توڑنا۔ اور دلیری سے ان ہدایتوں کی مخالفت کرنا یہ گناہ ہے جبکہ ایک بندہ کو خدا تعالےٰ کی ہدایتوں کا علم دیا جائے۔ اور اس کو سمجھا دیا جائے پھر اگر وہ ان ہدایتوں کو توڑتا۔ اور شوخی اور شرارت سے گناہ کرتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ بہت ناراض ہوتا ہے۔ اور اس ناراضگی کا یہی نتیجہ نہیں ہوتا۔ کہ وہ مرنے کے بعد دوزخ میں پڑے گا۔ بلکہ اسی دنیا میں بھی اس کو طرح طرح کے عذاب آتے۔ اور ذلت اٹھانی پڑتی ہے۔ دنیاوی حکام کا بھی یہی حال ہے۔ کہ وہ ایک قانون مشتہر کر دیتے ہیں۔ اور پھر اگر کوئی ان کے احکام کو توڑتا اور خلاف ورزی کرتا ہے تو پکڑا جاتا۔ اور سزا پاتا ہے۔ لیکن دنیوی حکام کے عذاب سے اور ان کے قوانین و احکام کی خلاف ورزی کی سزا سے آدمی کسی دوسری عملداری میں بھاگ جانے سے بچ بھی سکتا ہے۔ اور اس طرح پیچھا چھڑا سکتا ہے۔ مثلاً اگر انگریزی عملداری میں کوئی خلاف ورزی کی ہے۔ تو وہ فرانس یا کابل کی عملداری میں بھاگ جانے سے بچ سکتا ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ کے احکام و ہدایات کی خلاف ورزی کر کے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے۔ کیونکہ یہ زمین و آسمان جو نظر آتا ہے۔ یہ تو اسی کا ہے۔ اور کوئی اور زمین و آسمان کسی اور کا کہیں نہیں ہے۔ جہاں تم کو پناہ مل جائے۔ اس واسطے یہ بہت ضروری امر ہے۔ کہ انسان ہمیشہ خدا تعالےٰ سے ڈرتا رہے۔ اور اس کی ہدایتوں کے توڑنے یا گناہ کرنے پر دلیر نہ ہو۔ کیونکہ گناہ بہت ہی بری شے ہے"

(الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۴ء)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعا (۱) بابو شکر الٰہی صاحب پوسٹل کلرک جڑانوالہ اور ان کے بیوی بچے بعارضہ بخار بیمار ہیں (۲) محمد سعید اللہ صاحب دار السعۃ کی ہمشیرہ عائشہ بی بی کچھ عرصہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے (۳) ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب بی۔ اے کی طبیعت چند دنوں سے ناساز ہے۔ احباب سب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں:

اعلان نکاح مورخہ ۲۳ تبوک ۱۳۲۱ ہش مطابق ۲۳ ستمبر ۱۹۴۲ء حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ دختر چودھری عطا محمد صاحب تحصیلدار کا نکاح حافظ بشیر احمد صاحب پسر مکرمی جناب شیخ نیاز محمد صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس سے ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ اس نکاح کو فریقین اور سلسلہ عالیہ کے لئے برکات اور افضال کا موجب بنائے۔ خاکسار عبد الرحیم عمدہ قادیان

ولادت (۱) عاجز کے ہاں اللہ تعالےٰ کے فضل سے بتاریخ ۹/۲/۴۲ء لڑکا پیدا ہوا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ عزیز کی عمر دراز کرے۔ اور اسے خادم دین بنائے۔ نام عبد الباسط رکھا گیا ہے۔ خاکسار غلام احمد قریشی ضلعدار نہر شاہ پور (۲) یکم ستمبر کو اللہ تعالےٰ کے فضل سے میرے ہاں دوسرا لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بچے کا نام محمد اکرم تجویز فرمایا ہے۔ جماعت کے بزرگوں سے عرض ہے کہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ بچے کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔ خاکسار چودھری فیض عالم خان آف چنگا بنگیال حال شملہ

دعائے مغفرت مستری غلام محمد صاحب جو کہ نہایت مخلص احمدی تھے۔ اور رسالہ ۱۸ چک 292 میں اکیلے احمدی تھے۔ انہیں ۱۱ ستمبر کو سانپ نے ڈسا اور ۱۹ ستمبر کو فوت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار محمد حسین سیکرٹری تبلیغ چک 3/2 / 7-L ضلع لائل پور

دعائے نعم البدل برادرم احمد صاحب کی صاحبزادی عزیزہ بی بی اشرف سعیدہ عمر تین سال وفات پا گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ والدین کی اکلوتی بچی تھی۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔ خاکسار حمید الدین احمد جمشید پور

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اخلاق کا وہ بلند مقام جو اسلام پیش کرتا ہے

ہر بدی کسی محرک کے تابع ہوتی ہے اور ہر بُرائی کسی ظاہر یا مخفی سبب کا نتیجہ ہوتی ہے جس طرح درخت کا پھل بیج کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح کوئی بدی بغیر بیج کے نہیں ہوتی۔ یہ بیج انسانی قلب میں بویا جاتا ہے۔ اور پھر اس کی شاخیں اِدھر اُدھر پھیلنی شروع ہو جاتی ہیں۔ ایسی صورت میں اگر کوئی شخص بدی کا استیصال کرنا چاہے۔ تو اس کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ وہ بدی کی جڑ کو کاٹے نہ کہ اس کی شاخوں کو تراشنے پر اکتفا کرے۔ اگر وہ شاخوں کی قطع و برید میں ہی لگا رہے گا۔ اور جڑ قائم رہے گی۔ تو شاخیں کچھ عرصہ کے بعد پھر پھوٹ پڑیں گی اور اس طرح اس کی پہلی محنت۔ اور کوشش اکارت چلی جائے گی۔ اسی حکمت کے پیش نظر اسلامی احکام بدی کی جڑ کا استیصال کرتے ہیں۔ وہ صرف یہ نہیں کہتا۔ کہ بدکاری نہ کرو۔ بلکہ وہ اس کی جڑ کو کاٹتا اور بدی پیدا ہونے کے تمام دروازوں کو بند کرتا ہے۔ مثلاً غض بصر کا حکم دیتا ہے۔ یا بلا وجہ غیر محرم کو چھونے یا اس کی آواز سننے سے منع کرتا ہے یہی حال باقی احکام کا ہے۔ کہ وہ بدی کی ممانعت کرنے کے ساتھ ہی اس کے اسباب و علل کو بھی نظر انداز نہیں کرتا۔ اور ان کو مٹانے کی بھی پوری پوری کوشش کرتا ہے۔ تاکہ انسانی قلب ہر قسم کے بد اثرات سے پاک ہو جائے۔ اور دل اللہ تعالیٰ کے جلال و جمال کا جلوہ گاہ بن سکے۔ جب کہیں بادشاہ نے آنا ہوتا ہے۔ تو اس کے خدام وہاں سے ہر قسم کی ناپاک چیزیں دور کر دیتے ہیں۔ اور صفائی کو حدِ کمال تک پہنچا دیتے ہیں۔ پھر کس طرح ممکن ہے۔ کہ ایک شخص یہ خواہش کرے۔ کہ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ اُتر آئے۔ مگر وہ اپنے دل کی صفائی کا کوئی خیال نہ رکھے۔ اگر وہ اپنے دل کو ناپاک رکھے گا۔ تو خدا اس دل میں نہیں اُترے گا۔ کیونکہ وہ قدوس شہنشاہوں کا شہنشاہ ناپاک دل کو پسند نہیں کرتا۔ ہاں اگر کوئی اپنے دل کو پاک و صاف کر لے۔ ہر قسم کی آلائشوں سے اسے دھو ڈالے مصفیٰ اور بے عیب بنا دے۔ تو اللہ تعالیٰ اس دل کو اپنا گھر بنا سکتا ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے۔ کہ اگر ہمارا دل اللہ تعالیٰ کا گھر نہیں۔ تو ہم سے زیادہ بدبخت اور کون ہو سکتا ہے۔ ہماری پیدائش کی علت غائی یہی ہے۔ کہ وہ محبوب ہمیں ملے۔ پھر اگر اس کا وصال ہمیں حاصل نہ ہُوا۔ تو یہ دنیا اور اس کے مالوفات کو لے کر کسی نے کیا کرنا ہے۔ کیسی ہی سچی حقیقت ہے۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبانِ فیض ترجمان سے ظاہر ہوئی۔ آپ فرماتے ہیں:-

میری نہیں زبان جو اس کی زباں نہیں
میرا نہیں وہ دل کہ جو اس کا مکاں نہیں

وہ ٹھیکرا جس میں پاخانہ پڑا ہُوا ہو اگر اس قابل سمجھا جاتا ہے۔ کہ اسے توڑ دیا جائے۔ تو وہ دل جو پاخانے سے بھی بدتر ہو۔ کب کوئی باغیرت انسان یہ پسند کر سکتا ہے۔ کہ اسے اپنے سینہ میں رکھے۔ یقیناً ایسا دل بھی اس قابل ہے۔ کہ اسے توڑ دیا جائے مگر ان معنوں میں نہیں۔ کہ خودکشی کر لی جائے۔ یہ طریق اسلام کے خلاف ہے بلکہ ان معنوں میں کہ اس کی غلاظت کو دھو ڈالا جائے۔ اس کے گند کو دُور کر دیا جائے۔ اس کی بدبو کو مٹا دیا جائے اس کے تعفن کو دُور کر دیا جائے۔ اور اس طرح پہلے دل کو توڑ کر ایک نیا دل اپنے سینہ میں بسایا جائے۔ یہی دل ہوگا۔ جو خدا کا مکان ہوگا۔ اور یہی مکان ہوگا۔ جو خدا تعالیٰ کے انوار کا تجلی گاہ ہوگا۔

بہرحال اسلام کو ایک یہ بھی فضیلت حاصل ہے۔ کہ وہ احکام و اوامر اور نواہی میں اس امر کو مدنظر رکھتا ہے۔ کہ بدی کی جڑ کو کاٹا جائے۔ تاکہ جو نتیجہ حاصل ہو۔ وہ دیرپا اور مستقل ہو۔ عارضی اور ناپائدار نہ ہو۔ مثلاً دنیا کا کوئی مذہب ایسا نہیں ہو سکتا۔ جو غیبت کو جائز قرار دیتا ہو۔ مگر اس نقطۂ نگاہ سے اگر غور کیا جائے۔ کہ کتنے مذاہب نے غیبت کے اسباب و علل کے انسداد کی طرف توجہ کی ہے۔ تو بجز اسلام اور کوئی مذہب اس خصوص میں نمایاں نظر نہیں آئے گا۔ اسلام بتاتا ہے۔ کہ یہ بدی بھی اور بدیوں کی طرح کئی رنگ کے محرکات کی بنا پر سرزد ہوتی ہے۔ اور وہ محرکات یہ ہیں:-

اول غضب۔ انسان دوسرے سے ناراض ہوتا ہے۔ سنتا ہے۔ کہ فلاں نے مجھے گالی دی۔ یا مجھے بُرا بھلا کہا۔ تو نفسانی جوش میں یہ بھی اسے بُرا بھلا کہنے لگ جاتا ہے۔ تحقیق نہیں کرتا۔ کہ آیا فی الواقعہ دوسرے نے کوئی قصور کیا بھی ہے یا محض سُنی سنائی باتوں پر میں ایک بے بنیاد عمارت کھڑی کر رہا ہوں۔ اس کا علاج یہ ہے۔ کہ (۱) انسان دوسرے کی بات کو بلا تحقیق قبول نہ کیا کرے۔ اس سے دوسروں کا بغض دل میں بیٹھ جاتا۔ اور انسان کا قدم غلط راستے پر پڑ جاتا ہے (۲) جب یہ سُنے کہ کسی نے مجھے بُرا بھلا کہا ہے۔ تو بجائے اپنے آپ کو ہر عیب سے منزہ قرار دینے کے سمجھے۔ کہ میرے اندر واقعہ میں کسی قسم کی کمزوریاں پائی جاتی ہیں اور مجھے ان کو دُور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے (۳) اگر یہ مقام اسے حاصل نہ ہو۔ اور اپنی پاکیزگی کا اسے دعوے ہو تو بہرحال اسے اتنا تو سمجھنا چاہیئے۔ کہ اگر دوسرے نے غلط بیانی کر کے گناہ مول لیا ہے۔ تو میں کیوں غیبت کر کے گناہ کا ارتکاب کروں۔

پھر بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ کوئی دوسرا شخص بلاوجہ آ کر لڑنے لگ جاتا ہے بلاوجہ اس لحاظ سے کہ لڑنے کا اسے حق نہیں ہوتا۔ مگر جوشِ نفس میں وہ لڑائی پر اُتر آتا ہے۔ ایسی صورت میں بھی دوسرے کو حلم اور بردباری سے کام لینا چاہیئے۔ حدیثوں میں آتا ہے۔ ایک دفعہ کوئی شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے جھگڑنے لگ گیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی پاس موجود تھے۔ وہ بُرا بھلا کہتا رہا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سب باتیں سنتے رہے آخر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی جوش آ گیا اور آپ نے بھی اُسے جواب دینا چاہا۔ یہ دیکھ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم وہاں سے چل پڑے۔ حضرت ابوبکر رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا حضور مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں۔ حالانکہ حضور جانتے ہیں۔ زیادتی میری نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ جب تک تم خاموش تھے۔ میں دیکھ رہا تھا۔ کہ خدا تعالیٰ کا ایک فرشتہ تمہاری طرف سے دفاع کر رہا تھا۔ مگر جب تم بولے۔ تو وہ الگ ہو گیا۔ کہ اب یہ کام اس بندے نے خود سنبھال لیا ہے۔ میری کیا ضرورت ہے۔ ایک اور حدیث میں آتا ہے۔ جوانمردی کا مدار کشتی پر نہیں اصل جوان مرد وہ ہے۔ جو غصہ کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھتا ہے۔

غضب کی ایک اور صورت یہ ہوتی ہے کہ کسی شخص نے واقعہ میں کوئی تکلیف پہنچائی ہوتی ہے۔ اس پر انسان کہتا ہے۔ کہ اب میں بھی اسے تکلیف پہونچا کر رہوں گا۔ یہ طریق بھی اعلےٰ اخلاق کے بالکل منافی ہے۔ ترمذی میں آتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تم ایسے مت بنو کہ یہ کہنے لگو۔ اگر لوگ احسان کریں گے۔ تو ہم بھی احسان کریں گے۔ اور اگر وہ ہم کو تکلیف دیں گے۔ تو ہم بھی ان کو ستائیں گے۔ بلکہ تم اس طرح بنو۔ کہ اگر کوئی تم پر احسان کرے۔ تو تم اس سے احسان کے ساتھ معاملہ کرو۔ اور اگر کوئی تمہیں تکلیف پہونچائے تو تم خاموش رہو۔ حضرت مسیح ناصری کا ایک عجیب قول منقول ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ لیس الاحسان ان تحسن الی من احسن الیک ذالک مکافاۃ۔ انما الاحسان ان تحسن الی من اساء الیک۔ یعنی احسان یہ نہیں۔ کہ تم اس سے نیکی کرو جس نے تم سے نیکی کی ہو۔ یہ تو بدلہ ہے۔ احسان یہ ہے۔ کہ تم اس سے نیکی کرو۔ جو تم سے بُرائی کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مقام اخلاق کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

گالیاں سُن کر دُعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اسی طرح بعض دفعہ انسان اپنے خادم اور ملازم پر ناراض ہوتا ہے۔ اور اگر وہ اطاعت نہ کرے۔ تو اس کی غیبت کرتا ہے۔ ایسے شخص کو غفلت پر سزا دی جاسکتی ہے۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک خادم حضرت انس کی روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں میں نے سات یا نو سال رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی۔ مگر آپ نے اس عرصہ دراز میں مجھے کبھی نہیں فرمایا۔ کہ تو نے فلاں کام یوں کیوں کیا ہے۔ اور فلاں کام چھوڑ کیوں دیا ہے۔ بہرحال عفو غضب پر فائق ہے۔ اللہ تعالےٰ مومنوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین۔ مومن غصے کو پی جاتے ہیں لوگوں کو معاف کرتے ہیں اور پھر ان پر احسان بھی کرتے ہیں یہ چند امور جو صرف غیظ کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ ان کو اگر انسان ملحوظ رکھے۔ تو بہت سے ایسے مقامات پر جہاں نفسانی جوش اسے سیدھے راستہ سے ہٹا دیتا ہے۔ وہ ٹھوکر کھانے اور غلط قدم اٹھانے سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

عیسائیوں کے بعض مشہور فرقے اور رسوم

عیسوی لٹریچر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اٹھارویں صدی تک عیسائی فرقوں کی تعداد پونے پانچ سو کے قریب پہونچ چکی تھی۔ مگر چونکہ رومن کیتھولک فرقہ کو زیادہ طاقت حاصل ہوگئی۔ اور عیسائی حکمرانوں نے بھی اسی کو اختیار کرلیا۔ انہوں نے باقی فرقوں کو عیسائیت سے خارج قرار دے دیا۔ پھر بھی بہت سے فرقے ابھی تک موجود ہیں۔ اور ان کے عقائد بھی ایک دوسرے کے خلاف ہیں۔ رومن کیتھولک کے مقابل پر دوسرا فرقہ پراٹسٹنٹ ہے۔ اور آگے ان دونوں کی شاخیں ہیں۔

رومن کیتھولک عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ عیسائیت کے متعلق تمام مسائل اور ضروری امور کتاب مقدس میں موجود نہیں ہیں۔ اس لئے وہ روایات کی ضرورت کو تسلیم کرتا ہے کیونکہ ضروری امور [illegible] یعنی روایات سے سیکھنے چاہئیں۔ ان کا ایک اور عقیدہ یہ ہے کہ کوئی متاہل شخص کلیسیا کا پاسبان اور نگران نہیں ہوسکتا۔ اس لئے جو شخص پادری یا مبلغ و مناد بننا چاہے اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ مجرد رہے۔ ان کے عقائد کی رو سے کنواری مریم کے نام پر کنواری عورتیں اپنے آپ کو نذر کرسکتی ہیں۔ اور اسے ایک اچھا فعل خیال کیا جاتا ہے۔ ایسی عورتیں عمر بھر شادی نہیں کرتیں۔ یہ لوگ مذہبی جنگ کو بھی جائز سمجھتے ہیں۔ نیز خیال کرتے ہیں۔ کہ مقدس پولوس کے جانشین پوپ آف روم ہیں۔ اور ان کو وہی طاقتیں اور اختیارات حاصل ہیں۔ جو مقدس پولوس کو حاصل تھے۔ اس لئے پوپ آف روم کا مرتبہ ان کے نزدیک بہت بلند ہے۔ اور وہ ملکی معاملات میں بھی بادشاہ سے افضل سمجھا جاتا ہے۔ گو آج کل کے حالات کے لحاظ سے یہ چیز صرف زبانی عقیدہ تک ہی محدود ہے۔ ورنہ عملی طور پر ملکی معاملات میں اسے کہاں تک دخل حاصل ہے۔ اور وہ کس قدر با اختیار ہے۔ یہ سب پر ظاہر ہے۔ پھر پوپ کے متعلق ان کا عقیدہ یہ بھی ہے۔ کہ وہ چھوٹا بڑا ہر گناہ بخش سکتا ہے۔ چنانچہ بہت عرصہ تک کلیسیا میں بخشش اور مغفرت کے کاغذ فروخت ہوتے رہے ہیں۔

پراٹسٹنٹ کہتے ہیں کہ ہر ایک بات کتاب مقدس میں موجود ہے۔ جہاں تک عیسائیت سے متعلق مسائل کا تعلق ہے۔ چونکہ یہ کتاب بالکل مکمل اور جامع ہے۔ اس لئے کسی دوسری طرف متوجہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ پھر وہ یہ بھی مانتے ہیں۔ کہ مقدس پطرس کا جانشین صرف ایک ہی شخص ہونا ضروری نہیں۔ کئی ہوسکتے ہیں۔ اور اس کی دلیل میں وہ یہ کہتے ہیں۔ کہ صرف پطرس اکیلا ہی حضرت مسیح کا جانشین نہ تھا۔ رومن کیتھولک پوپ آف روم کو جس قدر بلند مرتبہ اور مقام دیتے ہیں۔ پراٹسٹنٹ اتنا ہی اس کے خلاف ہیں۔ رومن کیتھولک پوپ کیطرف جو اختیارات منسوب کرتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ وہ تمام گناہ بخش سکتا ہے۔ اسے یہ لوگ کفر خیال کرتے ہیں۔ اسی طرح پادریوں اور مبلغوں کے مجرد رہنے کے بھی یہ لوگ قائل نہیں۔ اور ان کے چرچوں میں کنواری عورتیں نہیں رہ سکتیں۔ مذہبی جنگوں کو بھی یہ جائز نہیں سمجھتے۔ عیسائیت کی ایک شاخ یونیٹرین چرچ ہے۔ یہ لوگ تثلیث کے خلاف ہیں۔ اور حضرت مسیح کی حقیقی ابنیت کو بھی نہیں مانتے۔ بائیبل کی سب کتابوں کو الہامی نہیں مانتے۔ اور اس لحاظ سے یہ فرقہ دوسرے سب کے خلاف ہے۔

ایک اور فرقہ پریسبی ٹیرین چرچ کے نام سے موسوم ہے۔ ان کے ہاں کئی بشپ ہوتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ بشپوں کا تقرر حضرت مسیح کے بارہ حواریوں کے تقرر کے بجائے ہے۔ یعنی جس طرح بارہ حواری مختلف ممالک میں اپنے اپنے رنگ میں مسیح کے جانشین ہوکر اشاعت و تبلیغ کے لئے گئے تھے۔ اسی طرح اس زمانہ میں بشپوں کا یہ منصب ہے۔ وہ بشپوں کے اختیارات کو بھی بہت محدود کرتے ہیں۔ اور ملکی معاملات میں ان کا کوئی دخل نہیں مانتے تاہم بادشاہ کی تخت نشینی اور تاج پوشی کی رسم بشپ ہی ادا کرتا ہے۔ اس کی ایک شاخ چرچ آف انگلینڈ ہے۔ جو خیال کرتی ہے۔ کہ بپتسمہ لینے کے بعد جب تک بشپ انسان کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے برکت نہ دے دیں۔ اور اس کے لئے دعا نہ مانگیں۔ اس پر روح القدس کا نزول نہیں ہوسکتا۔ لیکن پریسبی ٹیرین والے اس بات کے قائل نہیں۔ ایک اور فرقہ میتھاڈس چرچ کہلاتا ہے۔ یہ لوگ کسی بشپ کو نہیں مانتے۔ بلکہ کلیسیا کا ایک پریذیڈنٹ مقرر کرتے ہیں۔ یہ بھی مانتے ہیں۔ کہ بپتسمہ لینے کے بعد روح القدس کا نزول ہونے لگتا ہے۔ بشپ کے برکت دینے اور دعا مانگنے کی اس میں کوئی شرط نہیں

بپتسمہ کی رسم عیسائیوں میں بہت ضروری ہے۔ اور کوئی شخص اس کے بغیر عیسائی نہیں ہوسکتا۔ اس رسم کی بنیاد اصل میں اس واقعہ پر ہے۔ کہ دریائے یردن کے کنارے حضرت مسیح علیہ السلام نے خود یوحنا سے بپتسمہ لیا تھا۔ اس کے روحانی نتائج کا ذکر یوحنا کی انجیل کے باب تین میں موجود ہے۔ اس رسم کی تقریب ہفتہ (سبت) کے روز ادا کی جاتی ہے۔ اور اسکی تفصیل یہ ہے۔ کہ کلیسیا کا پاسبان اپنے مقتدیوں سمیت گناہ بخشوانے کے مضامین پر مشتمل بعض دعائیں پڑھتا ہے۔ اس کے بعد بپتسمہ لینے والے سے بعض سوالات کئے جاتے اور عہد لئے جاتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ وہ آئندہ شیطان کی پیروی نہ کرے گا۔ دنیا کے فانی جاہ و جلال لالچ اور نفسانی خواہشات کا شکار نہ ہوگا۔ پھر اس سے رسولی عقیدہ سنا جاتا ہے۔ اور پادری سوال کرتا ہے کہ کیا اس عقیدہ پر اس کا ایمان ہے۔ اگر وہ اثبات میں جواب دے۔ تو اسے بپتسمہ دیدیا جاتا ہے۔ چرچ آف انگلینڈ اور پریسبی ٹیرین چرچ میں بپتسمہ پانے والے کے لئے اسی وقت مذہبی والدین مقرر کئے جاتے ہیں۔ جو اس امر کا اقرار کرتے اور ضامن بنتے ہیں۔ کہ اس کی دینی و دنیوی امور میں نگہبانی کریں گے۔ اس کے بعد پادری پانی کا ایک چلو بھر کر بپتسمہ پانے والے کے سر پر ڈال دیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ میں تجھے باپ بیٹے اور روح القدس کے نام پر بپتسمہ دیتا ہوں۔ اور پھر اسی پانی سے اس کے ماتھے پر صلیب کا نشان بنا دیتا ہے۔ اس کے بعد دعا مانگی جاتی ہے۔ اور یہ رسم مکمل سمجھی جاتی ہے۔

عیسائیوں میں ایک اور رسم عشائے ربانی کی ہے۔ جسے مسیحی ہر ہفتہ مناتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح نے واقعہ صلیب سے قبل ایک دعوت کی۔ اور اس میں شامل ہونے والوں سے کہا کہ کھاؤ یہ میرا گوشت ہے۔ اور پیو کہ یہ میرا خون ہے۔ اب عیسائی اس رسم کو ہر ہفتہ مناتے ہیں۔ روٹی کے ٹکڑے کو حضرت مسیح کا گوشت اور شراب کو ان کا خون خیال کرکے پیتے ہیں۔ اور اس کو ایک اہم مذہبی فرض سمجھتے ہیں۔ اگرچہ حضرت مسیح سے یہ ثابت نہیں۔ کہ آپ نے اپنے متبعین کو ایسا کرنیکا حکم دیا۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ عیسائیوں میں یہ رسم واقعہ صلیب سے بہت عرصہ بعد شروع ہوئی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کے مبارک ایام اور جماعت احمدیہ

خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے ہمیں پھر موقعہ عطا فرمایا۔ کہ ہم اس ماہ رمضان کی برکات سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کر سکیں۔ اور خدا تعالیٰ کے ان احکام پر جو اس نے اپنے بندوں پر رحم فرما کر اور ان کو ترقی دینے کے لئے دئیے ہیں فائدہ اٹھا سکیں۔

خدا تعالیٰ اپنی کامل و مقدس کتاب قرآن مجید میں جس امر کا حکم دیتا ہے۔ اس کے متعلق ان سوالات اور اعتراضات کا جواب بھی دے دیتا ہے۔ جو طبعاً انسان کے دل میں پیدا ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے روزوں کا حکم دے کر مسلمانوں کو کسی قدر حوائج ضروریہ کے ترک کر دینے کے لئے کہا۔ تو انسان کے دل میں طبعاً یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ آیا جو بوجھ مجھ پر ڈالا گیا ہے اور جس ذمہ واری کو میرے سپرد کیا گیا ہے۔ میں اس کو برداشت بھی کر سکوں گا یا نہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے یا ایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ یعنی صرف تم پر ہی یہ بوجھ نہیں ڈالا گیا۔ تم سے پہلے ایسے لوگ گزر چکے ہیں۔ جنہوں نے اس فرض کو ادا کیا۔ اس لئے گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ انسان کا دل اس جواب سے تسلی حاصل کرتا ہے۔ اور اپنے اندر وہ قوت محسوس کرتا ہے۔ جو بھوک پیاس کو برداشت کر سکے۔ اور اپنے خدا کے احکام کی تعمیل کر سکے۔

دوسرا سوال طبعاً انسان کے دل میں یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ مجھے ان تکلیفوں سے کیا فائدہ حاصل ہوگا۔ خدا تعالیٰ نے کیوں یہ حکم دیا۔ قرآن کریم اس سوال کا جواب دیتا ہے۔ کہ یہ سب احکام اس لئے نازل کئے گئے ہیں لعلکم تتقون۔ تاکہ تم متقی بن سکو اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ تقویٰ کیا ہے۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ تقویٰ کی تعریف میں فرماتے ہیں۔ "تقویٰ اس روح کا نام ہے۔ جس کے ماتحت انسان محض خدا کی رضا کے لئے اس کے خوف کو مدنظر رکھ کر کام کرتا ہے۔ اور یہی خدا کے قرب کی راہ ہے۔" (خطبات النکاح صہ ۱۳۱)

خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا سہل امر نہیں وہ رستہ جس پر چل کر خدا حاصل ہوتا ہے کٹھن ہے رمضان شریف کا مہینہ مومن کے لئے ٹریننگ کا زمانہ ہے۔ جس میں اسے بہت بڑی قربانیوں کے لئے تیار ہونے کی مشق کرائی جاتی ہے۔ جو وقتاً فوقتاً اس سے طلب کی جائیں گی۔ اسے کھانا اور پینا اس لئے ترک کرنا پڑتا ہے۔ کہ اگر اس کو خدا کے رستہ میں کھانا نہ ملے تو صبر کے ساتھ ان مشکلات کو برداشت کرتا چلا جائے۔ اور اگر خدا کی رضا کی خاطر اس کو پیاسا رہنا پڑے۔ تو اس کے پائے ثبات میں ذرہ بھر لغزش پیدا نہ ہو۔ وہ اپنی بیوی سے اس لئے الگ رہتا ہے کہ اگر یہ بیوی اور اس سے پیدا ہونے والے بچے کسی دن خدا کی راہ میں قربان کرنے پڑیں تو وہ اس میں ذرہ بھر ہچکچاہٹ محسوس نہ کرے اور اگر اس کو اپنے وطن سے دور جانا پڑے تو کچھ دریغ نہ کرے۔

تقویٰ کے مفہوم کی وضاحت

تقویٰ کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ "اصل معنی تقویٰ کے حفاظت کے وہ سامان جمع کرنا ہیں جو ترقی کا موجب ہوں۔ اور ہلاکت سے بچانے والے ہوں۔ اس بات کو مدنظر رکھ کر تقویٰ اللہ کی حقیقت بخوبی معلوم ہو سکتی ہے۔ مگر جب انسان ہمیشہ ہر وقت کسی نہ کسی چیز کے حاصل کرنے اور کسی نہ کسی چیز کو مضر سمجھ کر اس سے بچنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین اتقوا ربکم الذی خلقکم۔ اے مسلمانو! اللہ کا تقویٰ لو۔ اور اس گر کو حاصل کرو۔ جس سے تمام مصیبتوں کے دروازے بند ہو جائیں۔ اور تمام کامیابیوں کے دروازے کھل جائیں جب تم اس کے لئے اور اور کوششیں کرتے رہتے ہو۔ تو کیوں خدا کو نہ کہو۔ کہ ہماری ساری مشکلات حل کر دے۔ اور ہمیں ہر کام میں کامیاب کر دے۔ یہ کامیابی حاصل کرنے اور ہلاکتوں سے بچنے کا سب سے اعلیٰ گر ہے۔ کہ جس کے قبضۂ قدرت میں سب کچھ ہے۔ اسی کے آگے انسان اپنے آپ کو ڈال دے۔ دیکھو اگر ایک مکان میں کئی سوراخ ہوں۔ اور ان سے پانی آ رہا ہو۔ تو ایک ایک کو بند کرنے کی بجائے پانی کے آنے کے راستہ کو بند کر دینا زیادہ مفید اور اچھا ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک ایک مصیبت اور مشکل کے دور کرنے کی بجائے اگر انسان خدا تعالیٰ کے حضور جھک جائے جو تمام مصائب کو بند کر سکتا ہے۔ تو انسان بالکل محفوظ ہو جاتا ہے۔"

(خطبات النکاح صہ ۸۲)

یہ الفاظ میرے آقا سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہیں۔ جن میں حضور نے نہایت وضاحت کے ساتھ تقویٰ کی تعریف بیان فرمائی ہے۔ پس رمضان شریف برکات و انوار کے نزول کا اور مصائب و آلام کے دروازوں کو بند کرنے کا بہترین علاج ہے۔ جہاں خدا تعالیٰ مومنوں کو قربانیوں کے لئے تیار کرتا ہے۔ وہاں مصائب و آلام اور فتنوں کے دور ہونے کے لئے دعا کی تحریک بھی کرتا ہے

رمضان اور جماعت احمدیہ کا فرض

حدیث میں آیا ہے۔ کہ اس مہینہ میں شیطان کے حملوں سے مومنین کی جماعت محفوظ رہتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی خاص برکات اس ماہ میں نازل ہوتی ہیں۔ اوپر میں ذکر کر آیا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ نے لعلکم تتقون کے الفاظ میں بتا دیا ہے۔ کہ جو شخص خدا کے حضور عاجزی اور انکسار سے گر جاتا ہے۔ خدا اس کی مشکلات اور مصائب دور کر دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ انہی ایام کے ذکر میں فرماتا ہے۔ اذا سالک عبادی عنی فانی قریب۔ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان۔ فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی لعلھم یرشدون۔ کہ جو شخص میرے احکام پر عمل کرتا۔ اور میری باتوں پر ایمان لاتا ہے۔ میں اس بندے کے لئے بہت قریب ہو جاتا ہوں۔ اور اس کی دعائیں قبول کرتا ہوں۔ پس مبارک ہے وہ جو ان ایام سے فائدہ اٹھاتا۔ اور خدا کے حضور گر جاتا ہے۔

جماعت احمدیہ آج جس نازک اور پر فتن دور میں سے گزر رہی ہے۔ اس سے کوئی عقلمند ناواقف نہیں۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز متواتر خطبات میں خطرات سے آگاہ فرما رہے ہیں۔ آؤ ہم خدائے عزیز و قدیر کے آگے اپنا دامن پھیلائیں۔ کہ وہ جہاں ہمیں اس ٹریننگ کے مہینے سے سبق حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمیں ہر ممکن قربانی کرنے کا موقعہ دے۔ وہاں ہم اسی رب العزت کے آگے جھک جائیں اور کہیں۔ کہ ہم تیری ہی چوکھٹ پر اپنا سر دھرتے ہیں۔ کہ تیرا ہاتھ سب طاقتوں سے بالا۔ اور تیری مدد تمام نصرتوں سے اعلیٰ ہے۔

خدا تعالیٰ نے ہمیں نہایت عمدہ موقعہ عطا فرمایا ہے۔ کہ ہم اپنی مشکلات کو خدائے قدوس کے آگے پیش کر سکیں۔ ہر آدمی جس کو پہلے نوافل یا تہجد کا موقعہ نہ ملتا تھا۔ وہ اس وقت ضرور جاگتا ہے۔ جبکہ خدا اپنے بندوں سے بہت قریب آ کر ان کی فریادوں کو سنتا ہے۔ کتنا بدبخت ہے وہ انسان جو باوجود چاروں طرف سے دشمن کو آتے دیکھ کر بھی دردمند نہیں ہوتا۔ اور مصائب و آلام سے رہائی حاصل نہیں کرنا چاہتا۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ فرماتے ہیں:-

"تمہاری کامیابی کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے اگر اس کو پکڑ لو گے تو کامیاب ہو جاؤ گے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ خدا کی چوکھٹ کو پکڑ لو اور اسی کے آگے عرض کرو۔ کہ ہمیں تمام دشمنوں سے بچائے۔ ایک ڈاکو اسی وقت تک کسی گاؤں پر حملہ کرتا ہے جبکہ وہ پولیس کے ہیڈ کوارٹر سے دور ہوتا ہے اور اگر تھانے کے پاس ہو تو حملہ نہیں کرتا۔ تم بھی خدا تعالیٰ کے حضور جھک جاؤ۔ اور اس کی چوکھٹ کو پکڑ کر اسی سے پناہ مانگو۔ پھر تم پر کوئی حملہ نہیں کر سکے گا۔ اور اگر کرے گا تو اس بادشاہوں کے بادشاہ کے سپاہی اس کو خود پکڑ کر سزا دیں گے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۱ جولائی ۱۹۴۲ء)

بالآخر میں تمام احباب سے یہ درخواست کرتا ہوں۔ کہ ان مبارک ایام میں وہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ الودود۔ اور حضرت ام المؤمنین اطال اللہ بقاءہا کی صحت کاملہ۔ اور درازیٔ عمر کے لئے کثرت سے دعاء کرتے رہیں۔ کہ ان مبارک وجودوں کے ذریعہ ہم بہت سے انعامات کے وارث ہوئے۔ اور خدا تعالیٰ کی بہت سی عنایات اور رحمتیں افرادِ جماعت پر انہی مقدس وجودوں کے ذریعہ نازل ہوئیں۔ جن کے ایک ایک احسان سے ساری جماعت کی گردنیں خم ہیں۔

خاکسار۔ ناصر الدین محمود مولوی فاضل

از لائل پور

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مکتوب لنڈن

شفیلڈ میں لیکچر

ایام زیر رپورٹ میں ورلڈ کانگرس آف فیتھس کی ایک میٹنگ شفیلڈ میں ہوئی۔ ۱۶ر مئی کو میں سر فرنسیس ینگ ہسبینڈ کے ہمراہ وہاں گیا۔ ڈاکٹر گوشش ایک ہندو عیسائی بھی ساتھ تھے۔ منتظمین جلسہ نے سٹیشن پر استقبال کیا۔ پھر اپنی موٹروں میں ہمیں مناظر دکھانے کے لئے باہر لے گئے۔ میں ڈاکٹر وڈ کے مکان پر ٹھیرا۔ یہ لٹریچر کے ڈاکٹر ہیں۔ ڈاکٹر وڈ اور مسز وڈ سے عیسائیت اور اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد وغیرہ مسائل پر متعدد مرتبہ گفتگو ہوئی۔ ۱۷ر مئی بروز اتوار گیارہ بجے صبح ڈاکٹر گوشش نے رابندرا ناتھ ٹیگور کے شعر پڑھ کر ترجمہ سنایا۔ حاضری چالیس پچاس کے درمیان تھی۔ پھر شام کو چھ بجے یونیٹرین چرچ میں اجلاس شروع ہوا۔ اس وقت سر فرنسیس کا اور میرا لیکچر تھا۔ حاضری تین چار سو کے درمیان تھی۔ سر فرنسیس نے صرف پندرہ منٹ لئے۔ اور ورلڈ کانگرس آف فیتھس کے مقاصد بیان کئے۔ پھر میں نے اپنا مضمون سنایا۔ جس کا عنوان۔ "انٹر ریلیجس فیلوشپ اسلامی نقطۂ نگاہ سے" تھا۔ اس میں مَیں نے اسلامی تعلیم کا خلاصہ بیان کیا۔ اور سورہ فاتحہ پر مضمون کی بنیاد رکھ کر سات باتیں بیان کیں۔ جن پر انٹر ریلیجس فیلوشپ کی بنیاد رکھی جاسکتی ہے۔ اور کہا۔ کہ بغیر کسی بنیاد کے فیلوشپ کی خواہش کرنا ہوا میں محل بنانے کی طرح ہے۔ وہاں کے روزانہ اخبار ٹیلیگراف اینڈ انڈیپنڈنٹ نے میری رائے کا خاص طور پر ذکر کیا۔ نیز میں نے کہا۔ کہ اگر کانگرس ایک ریزولیشن کے ذریعہ تمام عیسائی لیکچراروں اور اہل قلم سے یہ درخواست کرے۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی عزت کے ساتھ یاد کریں۔ جو ایک نبی کی شان کے شایاں ہے۔ جیسا کہ مسلمان حضرت مسیح کو عزت کے ساتھ یاد کرتے ہیں۔ تو اس سے عیسائیوں اور مسلمانوں کے تعلقات زیادہ مضبوط ہو سکتے ہیں۔ مسجدوں میں خدا کی عبادت کی آزادی کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا بھی ذکر کیا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا اعلان بھی سنایا جو حضور نے مسجد لنڈن کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے کیا تھا۔ میٹنگ کے ختم ہونے پر امرتسر کا ایک ڈاکٹر ملا۔ جس نے شفیلڈ میں شادی کی ہوئی ہے۔ اور مضمون پر خوشی کا اظہار کیا۔ پھر زیکوسلوویکیا کا ایک عیسائی ملا۔ اور کہا۔ کہ ہمیں تو اسلامی تعلیم کا بالکل پتہ ہی نہیں ہے۔ انگریز تو سنتے رہتے ہیں۔ جب لنڈن آؤنگا تو ضرور ملونگا۔ سر فرنسیس نے واپس آکر اپنے خط میں مجھے لکھا۔

'Your address was much appreciated'

وہاں جو کانگرس کی شاخ قائم ہوئی۔ اس کے لئے سلسلہ کی کتب دی گئیں۔ اور ڈاکٹر وڈ کو بھی اُن کے مطالبہ پر لنڈن واپس آکر بھیجیں۔ انہوں نے شکریہ ادا کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ وہ جب لنڈن آئیں گے تو ضرور ملیں گے۔

دار التبلیغ میں لیکچرز

اس سال لوگوں کی جنگی کاموں میں مشغولیت اور دودھ۔ چائے چینی وغیرہ اشیاء کے راشن ہونے کی وجہ سے دار التبلیغ میں حسب دستور سابق لیکچروں کا جاری رکھنا سخت مشکل ہے۔ تاہم ایام زیر رپورٹ میں تین میٹنگز کی گئیں۔ پہلی میٹنگ میں تین نئے احمدی نوجوان انگریزوں نے اپنے اسلام اختیار کرنے کے وجوہات بیان کئے۔ دوسری میٹنگ میں میر عبد السلام صاحب نے نئے نظام کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد میں سوال وجواب ہوئے۔ میں نے میر صاحب کی تقریر کا خلاصہ ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کا ایک صفحہ پڑھ کر سنایا۔ دو عورتیں نئی آئی تھیں۔ میٹنگ کے بعد اُن سے دو گھنٹہ تک توحید باری تعالےٰ اور حضرت عیسےٰؑ کے متعلق گفتگو ہوئی۔ ایک تو سُن کر حیران ہوگئی۔ اور کہا۔ کہ مجھے تو ان باتوں کا پتہ ہی نہیں۔ دوسری کہنے لگی۔ میں تو اتھیسٹ ہوں۔ اپنے مکان پر جاکر دونوں نے دوسروں سے گفتگو کی۔ اور ایک نے انجیل پڑھنا شروع کی۔ اور کہا کہ انجیل پڑھنے کے بعد پھر دوبارہ گفتگو کرونگی۔

تیسری میٹنگ میں مسٹر بلال نٹل نے مجلس مشاورت کی رپورٹ پڑھ کر سنائی بعد میں مَیں نے قرآن مجید کے ایک رکوع کا درس دیا۔ نئے دوست بھی اپنے ساتھ تین اور اشخاص لائے۔ جن سے مذہبی گفتگو ہوئی۔ اور انہیں مطالعہ کے لئے لٹریچر دیا گیا۔

متفرق امور

مسٹر منصور احمد کیپرڈ اب رائل ایئر فورس میں داخل ہوگئے ہیں۔ اور بلیک پول میں ہیں۔ جانے سے پہلے مسجد آئے نماز پڑھی اور چند دعائیں بھی لکھ لیں۔ بعض ہندوستانی احمدی دوست جو یہاں فوج میں ہیں۔ ملنے کے لئے آتے۔ نیز انگریز احمدی بھی۔ ہمارے ایک احمدی دوست مسٹر عبد اللہ براؤن نے ایام زیر رپورٹ میں شادی کی ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ تمام احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے۔

خاکسار جلال الدین شمس۔ از لنڈن

حب لبماک

ہر قسم کی کھانسی کا کامیاب علاج ہے۔

قیمت یکصد قرص عہ

جان ہے تو جہان ہے

دل ودماغ اور اعصاب کی طاقت کیلئے جس کے بغیر زندگی اجیرن ہو جاتی ہے

حبّ مروارید عنبری

بے نظیر دوا ہے

قیمت ۸۰ گولیاں چار روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

حب اٹھرا

اسقاط کا مجرّب علاج

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہوجاتے ہوں۔ اُن کیلئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں وکشمیر نے آپکا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔

حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

پنجاب میں ملیریا کا آغاز

چند دنوں میں شروع ہوگا۔ ملیریا کی بہت مجرب دوا میرے پاس ہے۔ منگا کر فائدہ اٹھائیے۔ تقسیم کرکے ثواب لیجیئے دیگر مردانہ پوشیدہ امراض ونسوانی امراض کے لئے بھی مشورہ کریں۔

ہامن ریلیف سروس نیمچ سی۔ پی

NEEMUCH C.P.

مرسلہ ڈاکٹر ایم۔ ایچ احمدی

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۲۵۸ :- مسکہ صادقہ خاتون زوجہ منشی عبدالرزاق صاحب قوم شیخ قریشی عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۷ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۷/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں۔ اور نہ کوئی زیور ہے۔ میرے خاوند کی طرف سے مجھے دو روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ اس کا دسواں حصہ ۳/ ہر ماہ بماہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں جمع کراتی رہونگی باماہ یکم اگست ۱۹۴۲ء سے جمع کرانا شروع کر دونگی۔ اور اگر آج کے بعد کوئی زیور بناؤں۔ یا کوئی جائیداد خریدوں۔ تو اس کا بھی دسواں حصہ انجمن کے خزانہ میں جمع کراؤں گی۔ اگر میرے مرنے کے وقت میری کوئی ایسی جائیداد ہو۔ جس کا دسواں حصہ انجمن میں جمع نہ کرایا گیا ہو۔ تو میرے ترکہ میں سے وہ دسواں حصہ میرے ورثاء انجمن کو ادا کر دیں۔ اور میرے خاوند کے ذمہ میرا حق مہر یکصد روپے ہے۔ اس کا دسواں حصہ مبلغ دس روپے میں باقساط جمع خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرا دونگی۔

الامۃ :- صادقہ خاتون

گواہ شد :- محمد عبدالرزاق خاوند موصیہ قادیان (معرفت مفتی محمد صادق صاحب) گواہ شد :- حکیم عبدالرحیم محلہ مسجد فضل۔ گواہ شد :- (مفتی) محمد صادق

نمبر ۶۲۵۹ :- مسکہ سید داؤد احمد ولد میر محمد اسحاق صاحب قوم سید پیشہ طالب علم عمر انیسواں سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۹/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری ہر آمد کے دسویں حصہ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اپنی آمد کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں داخل کراتا رہوں گا۔ نیز یہ بھی تحریر ہے۔ کہ میری اسوقت مبلغ پانصد روپیہ کی زمین ہے۔ جو ضلع آرہ صوبہ بہار میں واقع ہے۔ اور جو مجھے میری والدہ نے ہبہ کی ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر اس زمین کے ۱/۱۰ حصہ کی قیمت کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی سوائے اس کے کہ میں اپنی زندگی میں کوئی حصہ زر وصیت کا ادا کر جاؤں۔

اسی طرح میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری جو جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ بھی ثابت ہوگی صدر انجمن احمدیہ اس کے دسویں حصہ کے لینے کی حقدار ہوگی۔

العبد :- سید داؤد احمد

گواہ شد :- سید محمد اسحاق والد موصی۔

گواہ شد :- سید محمد احمد خلف ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب

نمبر ۶۲۶۰ :- مسکہ پیر خوشی محمد ولد پیر نظام الدین قوم قریشی ہاشمی پیشہ زمینداری عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن گولیکی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۹/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

اراضی موازی ۱۳ کنال ۵ مرلہ قسم چاہی و بارانی واقعہ رقبہ گولیکی ضلع گجرات ملکیت بلا شراکت غیرے ہے جس کی قیمت قریباً تین سو روپے ہے

۲ - ایک راس گائے قیمتی ۱۶ روپے

۳ - ایک راس گھوڑی قیمتی ۴۵ روپے

کل جملہ جائیداد ۳۶۱ روپے ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور حصہ وصیت جائیداد کی رقم مبلغ ۳۶ روپے ۱-آنہ ۹ پائی نقد ادا کر دی ہے۔

علاوہ ازیں میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرے مرنے کے بعد بھی اگر میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز تحریر ہے۔ کہ میری ماہوار آمد کوئی نہیں ہے۔

العبد :- پیر خوشی محمد بقلم خود

گواہ شد :- پیر بشیر احمد سیکرٹری گولیکی۔

گواہ شد :- محمد نورالدین گولیکی

کوہی نور وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید مو جلد امرت دھارا کی تیار کردہ دوائی

پتالی رجسٹرڈ

حیض کا نہ آنا یا درد سے آنا اور اس سے پیدا شدہ کل امراض کو دور کر کے حیض کھولتی ہے۔ اور صاف کرتی ہے اور طاقت بخشتی ہے۔ عورتوں کے واسطے ایک ٹانک دوائی ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپے نمونہ آٹھ آنے

المشتہر :- مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ ۱۲ لاہور

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں صرف نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سر درد کے مریض سستی کے شکار اعصابی تکلیفوں کا شکار بننے والے اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے اُن کے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں۔ پس آج ہی

سرمہ ممیرا خاص

جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے۔ خریدیں قیمت فی تولہ ۸/ چھ ماشہ ۴/ ۳ ماشہ ۲/

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

میک لائٹ اپنے گھروں میں استعمال کیلئے خریدیں بجلی کے بل میں ۹۹ فیصدی بچت کرتا ہے۔ ہر جگہ بکتا ہے ——

میک ورکس قادیان

B. 52

صندلین کمی خون کو دور کرنے کیلئے نیز جلدی امراض کیلئے مجرب ہے۔ قیمت یکصد قرص ۱۲/ ۵۰ قرص ایک روپیہ

اکسیر معدہ بدہضمی۔ نفخ۔ کھٹے ڈکار۔ بھوک کم لگنا وغیرہ امراض کیلئے مفید ہے۔ قیمت یکصد قرص ۱۲/ ۵۰ قرص ایک روپیہ

منگوانے کا پتہ :- **دواخانہ نورالدین رضؓ قادیان**

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ماسکو ۲۵ ستمبر۔ روس کے نیم شبی اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ سٹالن گراڈ پر دشمن کا دباؤ کم کرنے کے لئے جو روسی فوج اس کے بائیں بازو پر حملہ کر رہی ہے اسے کچھ اور کامیابی ہوئی ہے۔ اسنے آج شمال مغرب میں کچھ اور پیش قدمی کی اور شہر کے اندر بھی دشمن کے حملوں کو کامیابی سے روکا جا رہا ہے روسی فوج کے ایک دستہ نے جرمن پیدل فوج کی دو بٹالین کا صفایا کر دیا۔ جرمن فوج کو کم سے کم ایک ڈویژن کا روزانہ نقصان ہو رہا ہے۔ روسیوں کو ہر روز کمک پہنچ رہی ہے۔ اور تازہ دم روسی دستے دریائے والگا کو پار کر کے آ رہے ہیں۔ والگا کا روسی بیڑا ان کی حفاظت کا کام بہت عمدہ طریق پر کر رہا ہے۔ روسی بحری فوج کے دستوں نے شمال میں حملہ کر کے ایک بستی کو دشمن سے چھین لیا۔ تین روز ہوئے ایک روسی دستہ نے ایک اہم ٹیلے پر قبضہ کر لیا تھا اب اسنے دشمن کو کئی گلیوں سے باہر نکال دیا ہے۔ مشرقی کاکیشیا میں موزڈاف کے علاقہ میں روسیوں کو ایک بستی سے پیچھے ہٹنا پڑا۔ لینن گراڈ پر پہلی بار اطالوی ہوائی جہاز دیکھنے میں آئے۔ مگر پہلی جھڑپ میں ان میں سے اٹھارہ گرا لئے گئے۔

ماسکو ۲۵ ستمبر۔ ایک بہت بڑے جہازی قافلہ کے روسی بندرگاہوں میں پہنچ جانے کی خبر دی جا چکی ہے۔ اس کے کمانڈر نے کل یہاں پہنچکر اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ جرمن طیارے اور آبدوزیں آٹھ روز قافلہ پر حملے کرتی رہیں۔ طیاروں نے بہت سے تارپیڈو پھینکے۔ مگر سب ہمارے جہازوں سے دور گرتے رہے۔ پھر جھپٹیلے بم باروں نے حملہ کیا۔ مگر کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ دشمن کے ۵۰ تارپیڈو پھینکنے والے طیارے تباہ کر دیئے گئے برطانی کمانڈر نے کہا۔ کہ جرمن سمجھتے تھے کہ اتحادی شمالی رستہ کو استعمال نہیں کر سکتے۔ مگر ہم نے ان کے اس خیال کو باطل کر دیا ہے۔

لنڈن ۲۵ ستمبر۔ چار انجن والے برطانی طیاروں نے بحیرہ بالٹک کی جرمن بندرگاہ پر حملہ کیا۔ بعض طیاروں نے صرف ایک سو فٹ کی بلندی سے نشانے لگائے۔ یہاں جرمن آبدوزوں کا بہت بڑا کارخانہ ہے اسپر بھی بم پھینکے گئے۔ بعض اور مقامات پر بھی حملے کئے گئے۔

بمبئی ۲۵ ستمبر۔ پولیس نے کل ایک خفیہ پریس کا سراغ لگا لیا۔ جہاں چار مختلف زبانوں میں کانگرس کا لٹریچر شائع ہوتا تھا۔ پریس کا کیپر بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ایک کاغذ کا سوداگر بھی پکڑا گیا۔ جو پریس کو کاغذ سپلائی کیا کرتا تھا۔ بمبئی کے ایک میونسپل کمشنر نے بتایا۔ کہ اس شورش میں میونسپل جائداد کو ۹۵ ہزار روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔ احمد آباد میں پولیس نے ایک جلوس کو منتشر کر دیا۔ کلکتہ اور اسکے آس پاس امن رہا۔ دو جگہ ٹرام کاروں پر پتھر پھینکے گئے۔ ڈھاکہ میں سینماؤں پر پکٹنگ ہو رہا ہے۔ اڑیسہ کے گورنر نے کٹک اور کندراپاڑا کے لوکل بورڈ چھ ماہ کے لئے معطل کر دیئے ہیں۔ سی پی گورنمنٹ نے ریڈیو سٹیشنوں پر کنٹرول کا فیصلہ کیا ہے۔ ڈپٹی کمشنروں کو لائسنس واپس لینے کا اختیار دے دیا گیا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ دشمن کی پھیلائی ہوئی جھوٹی خبروں کو جہانتک ممکن ہو، روکا جا سکے کراچی میں جلسوں اور جلوسوں پر پابندی کی میعاد دو ہفتہ اور بڑھا دی گئی ہے۔

لنڈن ۲۵ ستمبر۔ برطانی پارلیمنٹ کا اجلاس جلد پھر شروع ہونیوالا ہے۔ جس میں مسٹر چرچل جنگی حالات پر ایک بیان دیں گے۔ اور دونوں ہاؤسوں میں ہندوستان کی حالت پر بھی بحث ہوگی۔

لاہور ۲۵ ستمبر۔ گورنر پنجاب نے رائل ایئر فورس بینوولنٹ فنڈ میں ۲۵ ہزار روپیہ کی رقم ارسال کی ہے۔

کلکتہ ۲۵ ستمبر۔ کارپوریشن نے ہوائی حملوں کی صورت میں شہریوں کے کھانے پینے اور رہائش وغیرہ کے جو انتظامات کئے ہیں۔ انہیں بنگال گورنمنٹ نے اپنی نگرانی میں لے لیا ہے۔

چنگنگ ۲۵ ستمبر۔ ایک چینی اعلان میں کہا گیا ہے کہ صوبہ شانٹن میں لڑائی کا زور بڑھ رہا ہے۔

لنڈن ۲۵ ستمبر۔ جزائر سالومن پر امریکن اڑن قلعوں کے ساتھ جاپانی طیاروں کی تین جھڑپیں ہوئیں۔ اور تیسری جھڑپ میں جاپانی طیارے بھاگ نکلے۔

بمبئی ۲۴ ستمبر۔ یہاں ایک خفیہ پریس پکڑے جانے کی خبر دی جا چکی ہے۔ اس میں چھپے ہوئے پندرہ ہزار کانگرسی بلیٹن بھی پکڑے گئے۔ ایک کالج کا پروفیسر بھی اس سلسلہ میں گرفتار ہوا ہے۔ بھاگلپور میں ایک فیکٹری کے گودام میں سے ایک سائیکلوسٹائل مشین بھی ملی ہے۔

دہلی ۲۴ ستمبر۔ سر جوگندر سنگھ صاحب ایگزیکٹو ممبر حکومت ہند نے آج کونسل آف سٹیٹ میں کہا۔ کہ میں ہندوستان کی یکجہتی کا حامی ہوں۔ اور چاہتا ہوں کہ اگزیکٹو کونسل کے ممبروں کو زیادہ اختیار دیئے جائیں۔ آپنے کہا۔ ہندوستانی فوج میں مسلمانوں کا تناسب ۴۲ فیصدی ہے اور باقی قومیں ۵۸ فیصدی۔ مسٹر جناح نے ایک بیان میں کچھ عرصہ ہوا۔ کہا تھا کہ فوج میں ۶۵ فیصدی مسلمان ہیں۔

لنڈن ۲۴ ستمبر۔ آج بی۔ بی۔ سی سے اہل فرانس کے نام ایک پیغام براڈ کاسٹ کیا گیا۔ جس میں انہیں مشورہ دیا گیا۔ کہ وہ فرانس کے ساحلی علاقوں کو خالی کر کے اندرون ملک میں چلے جائیں۔ یہ بھی کہا گیا۔ کہ اتحادیوں کے حملہ کا پروگرام تیار ہو رہا ہے۔ مگر وقت اور مقام سے کسی کو آگاہ نہیں کیا جا سکتا۔

واشنگٹن ۲۴ ستمبر۔ بحری کمیٹی کے صدر نے امریکہ میں بحری طاقت کی توسیع کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جب یورپ میں جرمنی کے خلاف دوسرا محاذ قائم کیا جائیگا۔ تو بحری طاقت کی بدولت ہی کیا جا سکے گا۔

دہلی ۲۴ ستمبر۔ کونسل آف سٹیٹ میں ملکی حالت پر بحث کا جواب دیتے ہوئے سر سلطان احمد لا ممبر نے بتایا۔ کہ بہار کے ایک مقام پر ایک ہجوم نے رائل ایئر فورس کے دو کینیڈین افسروں کو ہلاک کر کے ان کی لاشوں کو تانگہ میں رکھکر شہر میں پھرایا تھا۔ اسی طرح ایک ہوائی جہاز گرا تو اس کے جہازیوں کو نہایت سنگدلی سے قتل کر دیا گیا۔

لنڈن ۲۴ ستمبر۔ مسٹر چرچل نے ایک کانفرنس میں بتایا کہ برطانیہ کی جہازی پوزیشن اگرچہ اب بھی تشویشناک ہے۔ مگر پہلے کی نسبت حال میں بہت بہتر ہے۔

واشنگٹن ۲۴ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمنی اور جاپان کے درمیان سمندر کے رستہ آمد و رفت کا سلسلہ قائم ہو چکا ہے۔ یہ رستہ کیپ ہارن اور راس امید سے ہو کر گذرتا ہے اور اس رستہ سے جاپان سے جرمنی کو ربڑ اور تیل بھیجا جا رہا ہے۔ اب تک ۱۷-۱۹ جاپانی جہاز آ جا چکے ہیں۔ جرمنی سے جاپان کو جنگی مشینری اور صنعتی مشینیں وغیرہ بھیجی جاتی ہیں۔

پٹنہ ۲۴ ستمبر۔ گورنر بہار نے صوبہ کے مختلف اضلاع میں جو اجتماعی جرمانے کئے ہیں۔ انکی کل مقدار پونے بارہ لاکھ ہے۔

ماسکو ۲۴ ستمبر۔ سٹالن گراڈ پر جرمن طیارے ہر گھنٹہ کے بعد بمباری کر رہے ہیں۔ اور جرمن توپخانہ شب و روز مسلسل گولہ باری میں مصروف ہے۔ شہر کے اندر کئی بازار مکمل طور پر کھنڈرات کا ڈھیر بن چکے ہیں۔

پٹنہ ۲۴ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ صوبہ بہار میں یکم ستمبر ۱۹۴۲ء سے کانسٹیبلوں کی تنخواہ میں مستقل اضافہ کر دیا گیا ہے۔ یہ اضافہ گرانی الاؤنس کے علاوہ ہے۔ اور اس کا مقصد پولیس کی حالت بہتر بنانا اور بھرتی کے لئے بہتر قسم کے آدمی حاصل کرنا ہے۔

بمبئی ۲۴ ستمبر۔ چنگنگ کی ایک خبر کے حوالے سے انگورہ ریڈیو نے کل رات براڈ کاسٹ کیا ہے کہ بہت جلد ہٹلر اور مسولینی کی وی آنا میں ملاقات ہونے والی ہے۔ انتظامات مکمل کئے جا رہے ہیں۔

دہلی ۲۵ ستمبر۔ آج کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس میں ڈپٹی کمانڈر انچیف نے ایک سوال کے جواب میں بتایا۔ کہ ہندوستان پر حملہ کی صورت میں یہاں سب کچھ برباد کر دینے کی پالیسی پر عمل نہیں ہوگا۔ البتہ یہ کوشش ضرور کی جائیگی۔ کہ دشمن کو فوری جنگی اہمیت کی کوئی چیز نہ مل سکے۔ اور اگر کسی وقت اس کے سوا چارہ نہ رہا۔ تو ضروری چیزوں کو جلا بھی دیا جائیگا۔ مگر یہ زیادہ تر سرکاری مال ہی ہوگا۔ مسٹر حسین امام نے تحریک پیش کی۔ کہ ملکی بچاؤ کے اخراجات کی بانٹ کے بارہ میں ہندوستان اور انگلستان میں نیا سمجھوتہ کیا جائے۔ یہ تحریک ۱۱ آراء کی موافقت اور ۲۲ کی مخالفت سے نامنظور ہو گئی۔

ماسکو ۲۵ ستمبر۔ سٹالن گراڈ کے اندر روسی جرمن حملوں کا منہ توڑ جواب دے رہے ہیں۔ شہر سے باہر انہوں نے دشمن کو کئی جگہوں سے نکال دیا ہے۔ ڈان اور والگا کے درمیانی علاقہ کی کئی اہم جگہوں پر روسیوں نے دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔

حبوب جوانی

جوانی عمر کے کسی حصہ کا نام نہیں۔
جوانی اس طاقت کا نام ہے۔ جو
انسان اپنے اندر محسوس کرتا ہے۔
ایسا آدمی ہر عمر میں جوان ہے۔ اگر
اس جوانی کی ضرورت ہے۔ تو مادہ
حیات پیدا کرنے والی دوا
حبوب جوانی
استعمال کریں قیمت پچاس گولیاں تین روپے۔
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

ذیابیطس کی دوائی!

شکر کو روکتی جسم کو تقویت دیتی اور پیشاب کو
اصلی حالت پر لاتی ہے۔ سچے موتی کشتہ
بیضہ مرغ۔ کشتہ فولاد۔ کشتہ مرجان وغیرہ
اجزاء سے تیار کی گئی ہے۔ قیمت تین روپیہ تولہ
طبیہ عجائب گھر قادیان

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس، قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:- غلام نبی